والدین کا عقیقہ کرنا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2385

تاریخ اجراء: 10 رجب المرجب 1445ھ / 22 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا والدین کا عقیقہ کر سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عقیقہ کے لیے کوئی خاص وقت و مدت متعین نہیں، عمر کے جس حصے میں بھی کیا جائے مستحب و باعثِ ثواب ہے۔

لہٰذا اگر والدین حیات ہوں تو ان کی طرف سے عقیقہ کر سکتے ہیں لیکن اس کے لیے جانور کا ان کی ملک ہونا ضروری ہے، اب اگر جانور خریدنے سے پہلے ان کے لیے جانور خرید کر ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کی اجازت لے لیں اور وہ جانور خریدتے وقت ان کے لیے خریدنے کی نیت کریں تو اس سے جانور ان کی ملک ہو جائے گا اور اب ان کی طرف سے عقیقے کی نیت سے ذبح کرنے سے، ان کا عقیقہ ہو جائے گا۔

اور اگر جانور خریدنے کے بعد ان سے اجازت لیں گے تو اب والدین کا قبضہ کاملہ ہونا ضروری ہے، جب ان کا (یا ان کے وکیل کا) شرعی قبضہ ہو جائے تو اب ان کی طرف سے عقیقے کی نیت سے ذبح کرنے سے، ان کا عقیقہ ہو جائے گا۔

سنتِ عقیقہ کی ادائیگی کے لیے وقت اور جگہ کی قید نہیں جیسا کہ علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”الدماء أربعة مایختص بالزمان والمکان کدم المتعة والقران۔۔۔ وما لا یختص بزمان ولا مکان کدم العقیقة“

ترجمہ: قربانی کی چار قسمیں ہیں، ایک جو وقت و جگہ کے ساتھ خاص ہو جیسے تمتع و قران کی قربانی۔۔۔ (چوتھی قسم) جو وقت اور جگہ کسی کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے عقیقے کے جانور کی قربانی۔ (حاشیۃ الشرنبلالی علی الدرر فی شرح الغرر، جلد 2، صفحہ 156، الناشر اولو الالباب)

نیز فتاوی رضویہ میں ہے ”عقیقہ ساتویں دن افضل ہے، نہ ہو سکے تو چودھویں، ورنہ اکیسویں، ورنہ زندگی بھر میں جب کبھی ہو۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 586، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تبیین الحقائق کے حاشیہ شلبی میں شہاب الدین احمد بن محمد الشلبی (المتوفی 1021ھ) فرماتے ہیں: ”قال الولوالجی رجل ضحی شاۃ نفسہ عن غیرہ لم یجز سواء کان بأمرہ أو بغیر أمرہ لأنہ لا یمکن تصحیح النیۃ عنہ إلا بإثبات الملک فی الشاۃ ولن یثبت إلا بالقبض ولم یوجد قبض الآمر لا بنفسہ ولا بنائبہ اھ“ ترجمہ: امام الولوالجی نے فرمایا: کسی آدمی نے اپنی بکری کسی دوسرے کی طرف سے قربان کردی تو جائز نہیں ، برابر ہے اس دوسرے کی اجازت سے ہو یا بغیر اجازت کیونکہ بکری میں دوسرے کی ملکیت ثابت کئے بغیر اس کی طرف سے قربانی کی نیت درست نہیں ہوسکتی اور بکری میں دوسرے کی ملکیت (اس صورت میں) صرف اس کے قبضے سے ہی ثابت ہوسکتی ہے جبکہ یہاں اجازت دینے والے کا قبضہ نہیں پایا گیا، نہ اس نے خود قبضہ کیا اور نہ اس کے نائب نے۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق وحاشیۃ الشِّلْبِیِّ، جلد6، صفحہ9، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ، القاہرۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net